سوال

(228)ایک ہی وقت میں کئی اذانوں کا جواب

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

اگرایک ہی وقت میں تین چار اذانیں ہورہی ہوں توان کا جواب کس طرح دینا چاہیے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

بظاہر احادیث اس بات پر دال ہیں کہ صرف ایک ہی اذان کا جواب دینا کافی ہے چنانچہ ایک روایت میں ہے :

'اِذَا سَمِعتُمُ المُؤَذِّنَ فَقُولُوا : مِثلَ مَایَقُولُ ' (صحیح مسلم : بَابُ القَولِ مِثلَ قَولِ المُؤَذِّنِ لِمَن سَمِعَہُ، ثُمَّ یُصَلِّی عَلَی النَّبِیِّ ﷺ... الخ : ۳۸۳)

''جب تم مؤذن کی اذان سنو تو جس طرح مؤذن کہتا ہے، تم بھی اسی طرح کہو۔''

لیکن اس عموم کا اطلاق ''حَیعَلَتَین'' کے ماسوا پر ہوگا، کیونکہ صحیح مسلم میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت میں صراحت موجود ہے کہ ''حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ'' اور ''حَیَّ عَلَی الفَلَاحِ'' کی جگہ 'لَاحَولَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّابِاللّٰہِ' کہنا ہوگا۔ زیرِ حدیث ہذا امام کرمانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں :

'قَالَ : قُل مَایَقُولُ : وَلَم یَقُل : مِثلَ مَاقَالَ : لِیَشعُرَ بِاَنَّہُ یُجِیبُ بَعدَ کُلِّ کَلِمَةٍ مِثلَ کَلِمَتِھَا '

یعنی ''حدیث میں بصیغۂ مضارع ''یقول'' کے لفظ ہیں اور بصیغۂ ماضی 'قال'' نہیں تاکہ یہ معلوم ہوسکے کہ جواب ہر کلمہ کے بعد دینا ہوگا۔''

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں : نسائی کی روایت اس بارے مصرح ہے جس کے الفاظ یوں ہیں :

'اِنَّہُ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقُولُ : کَمَا یَقُولُ المُؤَذِّنُ : حَتّٰی یَسکُتَ '۔

یعنی ''نبی صلی اللہ علیہ وسلم کلمات اس طرح دہراتے جس طرح مؤذن کہتا حتی کہ وہ خاموشی اختیار کرتا۔''

اورصاحب ''المرعاۃ'' فرماتے ہیں : اس سے بھی زیادہ واضح حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے، جو صحیح مسلم میں بایں الفاظ ہے :

'إِذاقَالَ الْمُؤَذِّن : اللّٰہُ أَكْبَرُ اللّٰہُ أَكْبَرُ، فقَالَ أَحَدُكُم : اللّٰہُ أَكْبَرُ اللّٰہُ أَكْبَرُ، ثُمَّ قَالَ : أَشْهَدُ أَن لَاإِلَهَ إِلَّا اللّٰہُ، قَالَ : أَشْهَدُ أَن لَاإِلَهَ إِلَّا اللّٰہُ، ثُمَّ قَالَ : أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰہِ قَالَ : أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُول اللّٰہِ ﷺ 'صحیح مسلم ،بَابُ القَولِ مِثْلَ قَوْلِ الْمُؤَذِّنِ لِمَن سَمِعَهُ، ثُمَّ يُصَلِّي عَلَى النَّبِيِّ ﷺ...الخ، رقم: ۳۸۵

ان روایات میں بصورتِ اجابت مؤذن کی پیروی کی صراحت موجود ہے۔

ظاہر ہے کہ ایک وقت میں سب کی پیروی نہیں ہوسکتی۔ لہٰذا معلوم ہوا کہ صرف ایک ہی اذان کا جواب دینا کافی ہے جب کہ حدیث میں تعبیر بھی صیغۂ اِفراد (مفرد صیغہ) اس امر کی مؤید ہے (وا أعلم)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

کتاب الصلوٰۃ : صفحہ :211

محدث فتویٰ